

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لِدِينِهِ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا  
يَجْعَلْ اللَّهُ لَهُ عَذَابًا  
أَلِيمًا

# نکاح مرزا

فاتح قادیان

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری



عقیدہ لائبریری

www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے۔

[www.aqeedeh.com/ur/](http://www.aqeedeh.com/ur/)

**E-mail: [book@aqeedeh.com](mailto:book@aqeedeh.com)**

**بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:**

[www.aqeedeh.com](http://www.aqeedeh.com)

[www.sadaislam.com](http://www.sadaislam.com)

[www.zekr.tv](http://www.zekr.tv)

[www.kalemeh.tv](http://www.kalemeh.tv)

[www.ahlehaq.org/hq](http://www.ahlehaq.org/hq)

[www.islamhouse.com](http://www.islamhouse.com)

[www.eeqaz.com](http://www.eeqaz.com)

[www.tauheed-sunnat.com](http://www.tauheed-sunnat.com)

[www.islamic-forum.net](http://www.islamic-forum.net)

[www.khatm-e-nubuwwat.com](http://www.khatm-e-nubuwwat.com)

[www.kitabosunnat.com](http://www.kitabosunnat.com)

[www.muhammadilibrary.com](http://www.muhammadilibrary.com)

[www.islamqa.info/ur](http://www.islamqa.info/ur)

[www.quran-o-sunnah.com](http://www.quran-o-sunnah.com)

[www.deeneislam.com](http://www.deeneislam.com)

[www.nadwatululama.org](http://www.nadwatululama.org)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ !

## دیباچہ پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت مسیحیت بلکہ نبوت کے دعوے کئے جس پر علماء اسلام سے ان کی تحقیر ہوتی رہی۔ ان سب بحثوں کو جن میں قال اقول کی گردائیں ہوتی تھیں۔ مرزا قادیانی نے قطع مسافت کرنے اور ختم کرنے کو یوں فرمایا کہ مجھے میری روحانیت سے جانچو۔ یعنی میں جو کسی غیبی امر کی نسبت پیشگوئی کروں اس کو دیکھو۔ اگر وہ سچی ہے تو میں سچا ہوں۔ جھوٹی ہے تو میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

”بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ فشی عبد اللہ آتھم امر تسری کی نسبت پیشگوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشوری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقت سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیاء اور امات دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک

۱۔ یعنی اگست ۱۸۹۳ء تک اس کی زندگی کا خاتمہ ہے اس سے آگے نہیں۔

حالاتکہ اب (اگست ۱۹۲۱ء) تک زندہ ہے۔ (۱۹۳۸ء میں انتقال ہوا۔ فقیر)

کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھیرائے۔ سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں کہ :

- (۱)..... ”مرزا احمد بیگ ہو شیر پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔
- (۲)..... اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔
- (۳)..... اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شادی دختر کاں فوت نہ ہو۔ (۴)..... اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تانکاح اور تالیام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵)..... اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶)..... اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔“

(شہادت القرآن ص ۷۹، ۸۰، خزائن ج ۶ ص ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میرزی یہ تین پیشگوئیاں قابل غور ہیں۔ دوم یہ کہ ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیشگوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ ہم نے

۱۔ مرزا قادیانی کی اردو نویسی کا نمونہ ہے: ”نہیں کرتا“ کی جگہ: ”نہیں کر سکتا“

لکھا ہے۔ اصل مضمون میں ہم آپ کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی ایسا نہیں کرتا۔

ان تینوں پیشگوئیوں بلکہ عموماً ان کی ساری پیشگوئیوں کی پڑتال رسالہ الہامات مرزا میں کی ہوئی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیشگوئی کو جو (بھول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا۔ اس لیے یہ چھوٹا سا رسالہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ امید ہے بالانصاف ناظرین! اسے بغور دیکھیں گے۔

ابوالوفاء ثناء اللہ کفاحہ اللہ لقب فاتح قادیان امرتسر (ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ اگست ۱۹۲۱ء)

## الہامی پیشگوئی بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ

سب سے پہلے بطور اشتہار جو مرزا قادیانی نے اس نکاح کے متعلق اعلان کیا تھا۔ وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے۔ جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

”اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۰ء میں درج ہے۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔“

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی۔ ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاویگا اور بے دینوں

اب کیا ہی عجیب موقع تھا اہل کو کنویں میں خسی نہ کریں گے تو کہاں کریں

گے۔ (مصنف)

کو مسلمان بنا دیگا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے: ”کذبوا بآیاتنا وکانوا بھا یستہزؤن فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید انت معی وانا معک عسنى ان یرعک ربک مقاما محمودا .“ (ترجمہ) یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے۔ سو خدا تعالیٰ ان سب کے مدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہو گا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔ یعنی گواہوں میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بد ظنی کی راہ سے بد گوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں۔ لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہو گی۔“ (آج تک تو جیسی ہوئی ہے نمایاں ہے) خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گرد اسپور۔

(۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۱۵۷، ۱۵۸)

اس اشتہار کی عبارت اپنا مدعا ماننے میں صاف اور واضح ہے۔ جس کی تفصیل خود مرزا قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں کر چکے ہیں۔ جس کی عبارت ہم دیباچہ میں نقل کر آئے ہیں۔

اس اشتہار سے دو امر ثابت ہیں۔ ایک! اولاد مرزا احمد بیگ کاروز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر مر جانا۔ دوم! مسامت (محمدی بیگم منکوحہ) کا مرزا قادیانی سے نکاح ہو جانا۔ چنانچہ اس مضمون کو مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر خود ہی لکھا ہے:

”فدعوت ربی بالتضرع والابتھال ومددت الیہ ابدی السؤل

۱۔ شاید ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کے روز کی طرف اشارہ ہے۔

فالهمنى ربي وقال سأريهم آياته من انفسهم واخبرنى وقال اننى  
ساجعل بنتامن بنا تهم آية لهم فسمها وقال انها سيجعل ثيبة ويموت  
بعلمها وابوها الى ثلث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتها ولا  
يكون احدهما من العاصمين.“ (كرامات الصادقين ص ۱۰، خزائن ج ۷ ص ۱۶۲)

ترجمہ: میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ  
میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک  
لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی۔ اس کا خاندان اور باپ یوم نکاح  
سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی  
اس کو روک نہ سکے گا۔

یہ عبارت بھی اپنا مدعا ثابت کرنے میں صاف ہے کہ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ  
کے اندر اندر مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد مر جائیں گے اور مسات منکوحہ اس کے بعد مرزا  
قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔

شہادۃ القرآن کی منقولہ عبارت مندرجہ دیباچہ کتاب ہذا بتا رہی ہے کہ مرزا  
سلطان محمد داماد احمد بیگ کی مدت حیات اگست ۱۸۹۳ء تک ختم تھی۔ اس کے بعد اس کو دنیا  
میں رہنے کی اجازت نہ تھی۔ حالانکہ وہ آج (جولائی ۲۱ء) تک بھی زندہ ہے اور اس مدت میں  
وہ فرانس کی جانگداز جنگ میں بھی گیا۔ مگر مرزا قادیانی کی دعا سے گولی کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔  
سچ ہے:

مانگا کریں۔ مجھے اب سے دعا بھر یاد کی  
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ  
مرزا قادیانی کا اپنے پچازاد بھائیوں سے ایک دیوار کے متعلق مقدمہ تھا جس میں  
انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوال کئے جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت ہی میں  
حلفیہ بیان دیا۔ فرماتے ہیں:

”احمد بیگ کی دختر (محمدی بیگم) کی نسبت جو پیشگوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہم شیرہ زادی ہے جو خطہ نام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے۔ وہ میرا ہے اور سچ ہے۔ وہ عورت (محمدی بیگم) میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں انہی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ اس کے ساتھ بیاہی جائے گی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاندان کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے بعد چھ بیٹوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جزو پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جزو تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں نلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔“

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء ص ۳۱۳ کتاب منظور الہی ص ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴ مصنف منظور الہی قادیانی لاہوری)

یہ حوالہ بھی اپنا مدعا ماننے کو کافی ہے کہ نکاح ضرور ہوگا۔ اسی کی تائید میں مرزا

قادیانی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

”خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ۔ ولد مرزا

گاماں بیگ ہو شید پوری کی دختر کھاندا انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت

۱۔ مرزا قادیانی کا یہ فقرہ کیسا غلط دھوکہ ہے۔ توبہ تو کی رشتہ داروں نے اور مہلت

دی گئی سلطان محمد کو۔ (مصنف)



عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

(ازالہ اوہام ص ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ عبارت بھی اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں تاہم اسکی تشریح مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں: جب مسما ت مذکورہ کی شادی ہو گئی اور معترضین نے اعتراض کئے تو مرزا قادیانی نے جواب دیا!

”الجواب: وحی الہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیابھی نہیں جائیگی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیابھی جائے گی۔ سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیابھی جانے سے پورا ہوا۔ الام الہی کے یہ لفظ ہیں: ”سیکفیکھم اللہ یردھا الیک.“ یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا۔ اور وہ جو دوسری جگہ بیابھی جائے گی۔ خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔ جاننا چاہئے کہ رد کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائی جائے۔ پس چونکہ ”محمدی“ ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی۔ یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی۔ یعنی احمد بیگ کی۔ پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیابھی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا۔“

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ ص ۲ کا لم ۲)

یہ عبارت سب حوالہ جات کی شرح بلکہ شرح الشرح ہے۔ اس عبارت میں مرزا قادیانی کے عزم و استقلال کا کمال ثبوت ملتا ہے کہ باوجودیکہ منکوحہ دوسری جگہ بیابھی گئی تھی۔ تاہم مرزا قادیانی امید لگائے بیٹھے ہیں کیا سچ ہے:

سنہلنے دے ذرہ اے نامیدی کیا قیامت ہے  
 کہ دامن خیال یار چھوٹا ہائے ہے مجھ سے  
 ناظرین! کیا العبارات کو دیکھ کر اس نکاح کے یقینی ہونے میں کسی قسم کا شبہ رہ  
 سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تاہم مرزا قادیانی نے اس نکاح کو رجسٹری بھی کر لیا اور رجسٹری بھی کسی  
 انگریزی محکمہ میں نہیں بلکہ محکمہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں اس کی  
 تصدیق کرائی تاکہ کسی مسلمان کو اس کی بابت چون و چرا کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ پس اس  
 رجسٹری کی عبارت سنئے۔ فرماتے ہیں:

”اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیشگوئی  
 فرمائی ہے کہ: ”یتزوج ویولد له“ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب  
 اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور  
 پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ  
 خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہو گا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز  
 کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل مکروں کو ان کے شبہات  
 کا جواب دے رہے ہیں اور فرمادے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

(ضمیمہ انجام آٹھم ص ۵۳ حاشیہ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۷)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ آسمانی نکاح مدینہ طیبہ کی عدالت  
 عالیہ میں رجسٹری ہو چکا ہے۔ اس لئے ممکن نہیں کہ ظہور پذیر نہ ہو بہت خوب! مگر کیا  
 ہوا؟ آہ اس کا جواب بڑا دلنگار ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا

ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ان الہامی دھمکیوں پر کفایت نہیں کی تھی  
 بلکہ اس کے لئے بہت سی دنیاوی کوششیں بھی کی تھیں مسامت مذکورہ کے والد اس کے رشتہ

داروں تعلقہ داروں کو خطوط لکھے۔ طبع اور دھمکیاں دیں۔ غرض جو کچھ بھی ایسی مشکل میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے چند خطوط ہم بھی نقل کرتے ہیں :

پہلا خط : مشفق مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سنا تا ہوں۔ آپ کو اس سے بہت رنج گذرے گا مگر میں محض اللہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بناتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر سیری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور اب آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسنا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، رو سیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو چاہیے اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے چالے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑ لیا چمد تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عاریا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے۔

۱۔ اس سے صاف مفہوم معلوم ہوتا ہے کہ صرف نکاح پر آپ کی خواری مرتب

تھی جو ہو چکی۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے۔ وہی میری عزت کے پیاسے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیہ کرے۔ مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے سنا خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے۔ صرف عزت ملی ملی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دیدے۔ ہم راضی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کر کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا رشتہ باقی رہ گیا جو چاہے سو کرے۔ ہم اس کیلئے اپنے خویشتوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا کہیں مرتا بھی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں، خوار ہوں، مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں، تو میرے بچے کے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشاء ہے۔ میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہو گیا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دیدے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا۔ اور اگر میرے لئے احمد یک سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا ہند کر دو گے تو میں بدل و جاں حاضر ہوں اور

۲۔ ہائے ایسی بے ادبی۔ ۲۔ آہ! دشمن کے طنز دوست کی پند آسمان کی جور۔ کیا

کیا مصیبتیں سہیں تیرے واسطے۔

فضل احمد کو جواب میرے قبضے میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہو گا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنہال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بنا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپ کی بیوی کی خوشی ملت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہو ایسا ہی سب رشتے ناطے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم اراقم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال سنج ۲ مئی ۱۸۹۱ء“ (کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

دوسرا محط: ”والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کر دو اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہیں ہو گا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ بھیج دے۔ فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں گریز کرے یا عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا جائے گا۔ جس کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح کسی غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاقیں ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے ایک طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق

پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الغور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پاسکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہو گا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں عزت ملی کی بہتری کیلئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے یاد رہے کہ میں نے کوئی بات کچی نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے جس دن نکاح ہو گیا اس دن عزت ملی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔“ راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء (نوشتہ غیب ص ۱۲۸، ۱۲۹)

تیسرا خط مرزا قادیانی نے اپنی بہو سے لکھا کہ بھیجا جو یہ ہے

”از طرف عزت ملی بی بطرف والدہ اس وقت میری بربادی اور تباہی کا خیال کرو مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں (اس خط پر مرزا قادیانی کی طرف سے یہ ریمارک ہے) جیسا کہ عزت ملی نے تاکید سے کہا ہے کہ اگر (مرزا سلطان محمد سے محمدی بیگم کا) نکاح رک نہیں سکتا تو بلا توقف عزت ملی کیلئے کوئی قادیاں میں آدمی بھیج دو تاکہ اس کو لے جائے۔ فقط!“

عزت ملی بی بذریعہ خاکسار غلام احمد رئیس قادیان ۶ مئی ۱۸۹۱ء

(منقول از نوشتہ غیب ص ۱۳۲، ۱۳۱)

چوتھا خط: ”مشفق مکریمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ تعالیٰ (آسانی خسر)

۱۔ پرانی مثل: ”کھیانی ملی کہمبہ نوچے“ مرزا قادیانی نے سچ کر دکھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! قادیاں میں جب واقعہ ہانکہ محمود فرزند آل مکرم کی خبر سنی تھی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا لیکن بوجہ اس کے کہ یہ عاجز ہمارا تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اس لئے عزا پر سی سے مجبور رہا صدمہ وفات فرزند ان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرمائے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غلبہ ہو لیکن خداوند عظیم جانتا ہے آپ کے لئے دعائے خیر و درکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں میان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدائے تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کھاں کار شہتہ اس عاجز سے ہوگا اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو بتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مہلک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں پیش ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمادیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی اور آپ کو شاید معلوم ہو گیا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہاں

کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کیلئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لاله الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تو اترا سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے کوئی مدد لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے۔ زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرمادیں۔ والسلام!

(خاکسار احقر عبداللہ غلام احمد عفی عنہ ۷ جولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ ۱۷ کلمہ فضل رحمانی ص ۱۲۳)

یہ خطوط سب سے پہلے رسالہ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہوئے تھے جس کی بابت مرزا قادیانی نے عدالت میں حلفیہ بیان کے ذریعے سے اقرار کیا ہے کہ جو خط کلمہ فضل رحمانی میں درج ہے۔ وہ میرا ہے۔

اس کے علاوہ ان خطوط کی تصدیق ایک اور مقام پر بھی فرمائی ہے۔ لوگوں نے خطوط لکھنے پر طعنہ دیا تو آپ نے فرمایا:

”یہ کہنا کہ پیشگوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کیلئے کوشش کی گئی اور طبع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہیں۔ سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہیں ہوگا کہ اگر وحی الہی کوئی بات بطور پیشگوئی ظاہر فرمادے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے



ہاتھ سے اس پیشگوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۸)

بہر حال یہ خطوط مصدقہ ہیں اور ہم سے کوئی پوچھے تو ہم بھی مرزا قادیانی کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ آہ!

کیوں ہوتے ہیں مانع میرے احباب و اعزہ  
کیا کوچہ دلدار میں جلیا نہیں کرتے؟

مرزا قادیانی کا عام دستور تھا کہ جب کوئی مخالف پیشگوئی کی زد سے بچ رہتا تو اس کی بابت یہ عذر بتاتے کہ یہ دل میں ڈر گیا خوف زدہ ہو گیا بچ گیا۔ مگر یہاں اپنے رقیب (مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسانی) کے حق میں یہ بھی نہیں کہہ سکے کیونکہ اس نے اس مقابلہ میں ایسا استقلال دکھایا کہ دشمن کو بھی اس کا لوہا نانا پڑا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

”احمد بیگ کے داماد (مرزا سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط بچے گئے۔ ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرہ التفات نہ کی۔“ (اشتہار انعامی چار ہزار ص ۳ مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۵)

واہ رے شیر بہادر سلطان محمد تیرے کیا کہنے تو نے ایمانداروں کی صفت: ”لم یخش الا اللہ ۱۰۔“ کو پورا کر دکھایا۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ تمام مسلمانوں کی دعائیں تیرے شامل حال رہیں اور تو اپنے سخت ترین دشمن پر غالب آیا: جزاک اللہ ویارک اللہ علیک وعلیٰ عیالک!

اب ہم ایک حوالہ اس مضمون کا نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا۔ کیونکہ اس کی تقدیر سبرم (موت قطعی) تھی۔ کیونکہ جرم اس کا نکاح تھا۔ لہذا معمولی ڈر یا توبہ کسی کام نہ آتی جب تک نکاح نہ چھوڑتا۔ اس لئے مرزا قادیانی اس کی بابت بہت معقول فرماتے ہیں:

۱۔ مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی دلا داد احمد میگ (سلطان محمد) کی تقدیر میرم (قطعی) ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔“ (انجام آتھم ص ۳۱ خزائن ج ۱۱ احاشیہ ص ۳۱)

ناظرین! اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے اس کلام کی تصدیق کرنے میں کچھ تامل ہوگا۔ مناسب نہیں۔ اب ہم ایک آخری فیصلہ سناتے ہیں جو مرزا سلطان محمد (رقیب خاص) کے نہ مرنے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنے حق میں کیا ہوا ہے۔ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے اس کے دو جزو قرار دیئے ہیں۔ ایک مرزا احمد میگ والد منکوہ کی موت۔ دوسرا سلطان محمد کی موت۔ اس دوسرے جزو کی بہت فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمق! یہ انسان کا افتراء نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

بالکل ٹھیک ہے۔ خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں اور جو ٹل جائیں وہ خدا کی نہیں:

”امنا و صدقنا فاكتبنا مع الشاهدين“۔ اب ہم مرزا قادیانی کا آخری نوٹس ان کے مریدوں کو سنا کر ایک سوال کریں گے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

”چاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیشگوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور زلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چروں کو بدروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“ (آغا تلوار میان کن)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

مرزائی دوستو! سنتے ہو مرزاجی کیا کہتے ہیں؟۔ آپ کا مطلب یہ ہے نہ کہ اس پیشگوئی کے خاتمہ پر ایسا ہوگا؟۔ کس کے حق میں ہوگا؟۔ واقعہ جس کے خلاف ہوگا پھر کیا ہوا؟۔ بس تم سمجھ لو:

اگر گوئیم زبان سوزد

آہ! مرزا قادیانی اس حسرت کو دل ہی دل میں لے گئے۔ بلکہ آج بھی ان کی قبر سے گویا آواز آرہی ہے:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال

اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو!

### عجیب دور اندیشی اور پیش بندی

مرزا قادیانی بلا کے پرکالے اور غضب کے دور اندیش تھے۔ دیکھا کہ ادھر بڑھاپا غالب آرہا ہے اور ادھر موانع نکاح کم نہیں ہوتے۔ بڑا مانع سلطان محمد شوہر منکوحہ کی زندگی ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے اپنے کمال دور اندیشی سے ارشاد فرمایا اور کیا ہی معقول فرمایا:

”یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کیلئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ: ”ابنھا المرأة تویی تویی فان البلاء علی عقبک“۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فتح ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔“

(تمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس عبارت میں جناب مرزا قادیانی نے بالکل اس شاعر کے مشورے پر عمل کیا ہے جس نے اپنے معشوق سے درخواست کی تھی کہ:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج  
 بات وہ کہہ کہہ نکلتے رہیں پہلو دونوں  
 مرزا قادیانی نے اس پر خوب عمل کیا فسخ اور التواء دونوں کو ہاتھ میں رکھا۔ حالانکہ  
 فسخ تو قطع چاہتا ہے اور التواء میں تعلق ثابت رہتا ہے دونوں پہلو ہاتھ میں رکھنے میں یہ حکمت  
 تھی کہ اگر احد الفریقین کی موت تک ملاپ نہ ہو تو فسخ کہہ دیں گے اور اگر ملاپ ہو گیا تو کہہ  
 دیں گے کہ التواء ہوا تھا۔ مرزا قادیانی!

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے  
 او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!  
 ہاں! اس نکاح کی کارروائی کو شرطی کہنا بھی عجیب منطوق ہے۔ حالانکہ حوالہ جات  
 سابقہ کے علاوہ ایک حوالہ خاص مرزا قادیانی کے صریح الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں جو اس  
 نکاح کو تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اسی نکاح کی بابت  
 فرماتے ہیں:

”ثم ماقلت لكم ان القضيّة على هذا القدر تمت والنتيجة الآخرة  
 هي التي ظهرت وحقيقة انباء عليها ختمت بل الامر قائم على حاله ولا  
 يرده احد باحتياط له والقدر قدر مبرم من عند الرب العظيم وسيأتي وقته  
 بفضل الله الكريم فوالذي بعث لنا محمد المصطفى وجعله خير الرسل  
 وخير الورع ان هذا حق فستوف تری وانی اجعل هذا النباء معيار  
 الصدقى وكذبي وماقلت الا ببعده ما انبثت من ربي.“

(انجام آقہم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳)

”میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے۔ اس  
 کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ہے اس کا وقت  
 آئے گا۔ قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے۔ تم دیکھ

لوگے اور میں اس خبر کو اپنے سچے یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔“

تشبیہ: بعض مرزائی اس پیشگوئی اور اس جیسی اور پیشگوئیوں کے غلط ہونے پر حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ پیش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی پیشگوئی فرمائی تھی نہ وہ غلط ہوئی بلکہ جیسا حضرات انبیاء علیہم السلام کا دستور ہے کفر پر عذاب کی دھمکی سنائی تھی۔ لیکن جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو عذاب ٹل گیا۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ غور سے سنئے!

”الاقوم یونس لما امنو كشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا و متعنا ہم الی حین ۰ یونس ۹۸“ ”یعنی یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم (خدا) نے اس سے عذاب ہٹا دیا یعنی واقعہ نہ ہونے دیا۔“

یہ حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ اس کو مرزا قادیانی کی پیشگوئی خصوصاً مبرم اور قطعی پیشگوئی بابت آسمانی نکاح سے کیا تعلق؟۔ خیر یہ تھا مرزا قادیانی کی عبارت کا جواب ہماری طرف سے۔ مگر مرزائی امت تو اپنا یہ حق نہیں جانتی کہ مرزا کے کسی قول کو جانیں۔ ان کا تو اصول ہی یہ ہے:

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا

پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اس لئے مرزا قادیانی کی اس گول مول عبارت سے مرزائی امت دو گروہ ہو گئی۔

ایک فریق کتا ہے نکاح نصح ہو گیا۔ ان کے سرگروہ مفتی محمد صادق ہیں جنہوں نے ایک رسالہ آئینہ صداقت لکھا ہے۔ اس میں وہ نصح کی صورت کو اختیار کئے ہیں (ص ۲۳) دوسرے گروہ کے سرگروہ مولوی حکیم نور الدین صاحب اول خلیفہ قادیاں ہیں جن کے علم و فضل پر مرزا قادیانی اور مرزائی صاحبان کو بہت ناز تھا اور جس کی تصدیق ہم بھی کرتے ہیں۔ واقعی حکیم

صاحب ان علم داروں میں تھے جو اپنے زور علم سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو الو بنا دیا کرتے تھے۔ ہمارے اس دعویٰ کی جو تصدیق نہ کرے وہ حکیم صاحب کا جواب سن لے۔ حکیم صاحب نے پہلے وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا۔ حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا۔ اس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں :

”اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں۔ ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی کیا آپ کے علم فرائض میں بہتات البہتات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بہتات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔ میں نے بار بار عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی۔ والحمد لله رب العلمین!

(ریویو قادیان بلیٹ ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

حکیم صاحب کی اس حکیمانہ عبارت کا مطلب ہم ایک نقشہ میں سمجھاتے ہیں۔  
یعنی مرزا قادیانی کا لڑکا در لڑکا در لڑکا در لڑکا اور منکوہ آسمانی کی لڑکی در لڑکی در لڑکی در لڑکی کا جب کبھی کسی درجہ میں نکاح ہو گیا۔ یہ پیشگوئی صادق ہو جائے گی۔ (جل جلالہ)  
حکیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ثلاث ہے صرف طرفین نکاح بدل گئے ہیں۔ یعنی مرزا اور منکوہ آسمانی کی ذات خاص مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی جوڑی بھی ہو پیشگوئی پوری ہو جائے گی۔ اس حکیمانہ کلام کے جواب میں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔ ماشاء اللہ! ایسے حکیم ایسے عالم ایسے فلسفی کا کلام قابل تردید ہو سکتا ہے؟۔ لیکن نہایت ادب سے عرض ہے کہ مرزا قادیانی بذات خود اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت بتا رہے ہیں ان کی عبادت کمر ملاحظہ ہو :

”اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے: ”یتزوج ویولد له“ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ: ”تزوج“ اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ ”تزوج“ سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳)

پس چونکہ یہ نکاح مرزا قادیانی کا نہیں ہوا۔ لہذا اس اقرار کے موافق خود بدولت تو کسی طرح مسیح موعود نہیں ہیں۔ بھول حکیم صاحب آئینہ کسی کا ہوا تو دیکھا جائے گا۔

سردست مرزا قادیانی ناکام تشریف لے گئے۔ آہ! سچ ہے:

ہمہ شوق آمد بودی ہمہ حرماں رفتی

اخیر میں ہم مرزا قادیانی کا ایک حوالہ اور نقل کرتے ہیں جو سارے نزاع کیلئے فیصلہ

کن ہے۔ آپ اس پیشگوئی کی بابت مکرر تفصیل سے لکھتے ہیں:

”میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول: نکاح کے وقت تک

میرا زندہ رہنا۔ دوم: نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم: پھر نکاح

کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم: اس کے

خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں

اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم: پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت

مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب آپ ایمانائے کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان

کے اعتبار ہیں؟ اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچی ہو جانے کی حالت

میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے؟۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

آہ! یہ تفصیل اور اثر کار ناکامی قبر میں بھی حسرت دکھاتی ہوگی۔ افسوس مرزا قادیانی کی اس ناکامی پر آج ان کے مخالفوں کو بھی رحم آتا ہے اور وہ زبان حال بلکہ قال سے کہہ رہے ہیں:

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا  
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آناجانا

نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا

(مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کا قول)

شہد شہاد من اہلہا!

اور کوئی کہتا تو خدا جانے وہ منکر اور مکذب اور کیا نہیں کیا بنتا۔ مگر اپنے گھر کا بھیدی جو چاہے کہے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی جماعت کی ایک شاخ کے امیر ہیں۔ آپ اس پیش گوئی کی نسبت جو رائے کہتے ہیں قابل دید و شنید ہے۔ فرماتے ہیں:

”یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہو گا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔“

باوجود اس اقرار کے آپ اس کے متعلق مخالفین مرزا کو یوں سمجھاتے ہیں کہ:

”میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔ کسی

امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔

صرف ایک پیشگوئی لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیشگوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں

گواہیاں موجود ہیں۔ یہ طریق انصاف اور راہِ ثواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کیلئے یہ دیکھنا چاہیے

کہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔“

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء ص ۵ کالم ۳)

کوئی شخص جس کو ذرہ بھی علم شریعت یا علم منطق میں واقعی ہوگی جو اتنا بھی جانتا

ہوگا کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سائبہ جزیہ ہوتا ہے وہ بھی جان لے گا کہ مولوی محمد علی اگر ذرا



سے ایسا کہتے ہیں تو وہ عالم نہیں۔ اگر عالم ہیں تو یہ لکھنا ان کا دل سے نہیں بلکہ محض زبان سے: ان ہی الاکلمة هوقاثلها۔ ”سنئے صاحب! ہم علی لاعلان کہتے ہیں کہ جملہ متحدیانہ پیشگوئیاں مرزا قادیانی کی غلط ہوئیں جن کا ثبوت ہمارے رسالہ ”الہامات مرزا“ میں ملتا ہے۔ لیکن اس پیشگوئی کو خاص کر ہم اس لئے لیتے ہیں کہ خود صاحب الہام مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو مسلمانوں سے مخصوص کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

”اس پیشگوئی کو میں اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں۔“

(انجام آتمم ص ۲۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

پس بحکم: ”یوخذ المرء باقرارہ۔“ (آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جاتا ہے) ہمارا حق ہے کہ ہم اس پیشگوئی کو خوب جانچیں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کا جواب دیں اور در صورت جواب نہ بن سکنے کے مرزا قادیانی کو دعویٰ الہام وغیرہ میں کاذب کہنے میں ہمارے ہمنوا ہوں جس کی ہمیں امید ہے۔ کیونکہ اتنا بھی جو آپ نے مانا ہے ہمارے (مخالفین ہی کے) اعتراضوں کا اثر ہے تو پھر آئندہ مزید اثر کی امید کیوں نہ ہو۔ آہ!

کتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر  
 پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

ابو الوفاء شاء اللہ امر تیری!